کانفرنس میں پیش کرنے کے لیے لکھے گئے مقالات میں اس امر کی گنجائش نہ تھی کہ زیادہ تفصیل کے ساتھ گفتگو کی جاتی، اس لیے بعض اوقات تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ کتابچے کی اشاعت شاید بہت جلدی میں عمل میں آئی ہے اس لیے افسوس ناک حد تک ٹائپنگ کی اغلاط درآئی ہیں۔ (مدیر)

مدیر کے نام

قاضی رشید احمد علوی (گوجرانوالہ)

"روس کی سلطنت منتشر ہوجانے کے بعد دُنیا میں فکر کی ایک نئی لہر بیدار ہورہی ہے جو کبھی بنیاد پرستی اور کبھی دہشت گردی کے ناموں سے معنون ہوتی رہتی ہے۔ اس صورت حال کے پیشِ نظر ہم پر لازم ہے کہ ہم [سوویت یونین] کی موجودگی کے دور میں کیے ہوئے بعض فیصلوں پر نظرثانی کریں۔ انہیں میں آپ کو ایک مسئلہ پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک جگہ [وسطی ایشیا کے مسلمان] جلد ۱، شمارہ ۱۱-۱۲، صفحہ ۲ پر آپ نے فرمایا کہ

> ان برصغیر کی تحریک آزادی میں انقلابی طریقے پر یقین رکھنے والے علماء کرام اور کچھ پُرجوش نوجوانوں نے اشتراکیت کو اسلام کی معاشی تعلیمات کے مترادف سمجھا۔[۱]

ان میں آپ نے مولانا عبیداللہ سندھی، مشیر حسین قدوائی، برکت اللہ بھوپالی کے نام اور اُن کی تحریروں کو بطور ثبوت حوالہ دیا۔ باقی احباب کو تو میں زیادہ گہری نظر سے اُن کی تعلیمات کے حوالے سے نہیں جانتا مگر مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں اس قسم کا ادعاء بالکل بے محل ہے۔

میں نے شاہ ولی اللہ کو پڑھا اور اس کے لیے بطور گائیڈ عبیداللہ سندھی اور [مولانا محمد] قاسم نانوتوی کو پڑھا ہے۔ ان کی تعلیمات میں بالکل اس قسم کی کوئی چیز کم از کم میری نظر سے تو نہیں گزری۔ ہاں! ایک بات ہے کہ ان کی تحریک اور تعلیمات اپنے پڑھنے والوں کو متحرک ہونے کی دعوت دیتی ہیں اور بطور مثال وہ ضرور اُس وقت کے کمیونزم کے فلسفہ کو سامنے رکھتے ہیں اور اپنے شاگردوں کو بھی اس سے آگاہ کرتے رہتے ہیں----"

[۱۔"وسطی ایشیا کے مسلمان" کی تحریر میں یہ نہیں لکھا گیا کہ ان بزرگوں نے اشتراکیت کو اسلام کی معاشی تعلیمات کے مترادف سمجھا، بلکہ اصل الفاظ یہ ہیں۔ "ان علماء کرام اور کچھ پُرجوش نوجوانوں نے اشتراکیت کو اسلام کی معاشی تعلیمات کے قریب دیکھا۔" مدیر]